0988

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام درج ذیل مسائل کے بارے میں

١☆ کیا کلائی کی گھڑی دائیں ہاتھ میں پہننا مکروہ ہے؟

٢☆ مرد کے لئے چاندی کی انگھوٹھی پہننا کتنا وزن تک جائز ہے اس میں نگینہ کا وزن بھی شمار ہوگا یا نہیں؟

٣☆ سگریٹ کمپنی میں تشہیر کی ملازمت اختیار کرنا شرعاً کیا حکم ہے جائز ہے یا نہیں؟

٤☆ زید کو میڈیکل اسٹور کھولنے کا لائسنس ملا ہے زید چاہتا ہے کہ اپنا وہ لائسنس کسی باصلاحیت میڈیکل اسٹور والے کو اس شرط پر دے کہ وہ ماہانہ یا سالانہ اجرت کے طور پر ایک خاص رقم دے گا میڈیکل اسٹور وہ خود چلائے گا اس میں زید کا کوئی عمل یا ڈیوٹی نہیں ہوگی، کیا یہ صورت جائز ہے یا نہیں؟

٥☆ ٹیلیفون اور اسکائپ کے ذریعہ نکاح کرنے کا کیا حکم ہے جبکہ لڑکا اور لڑکی دونوں الگ الگ مجلس میں ہوں؟

٦☆ کیا انسان کا جنات کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے اور ایسا کرنے سے نکاح ہوگا؟

٧☆ رشتے کے لئے لڑکی کی تصویر بھیجنا شرعاً کیا حکم ہے جبکہ لڑکے والے گھر آکر دیکھنے سے پہلے تصویر مانگتا ہے؟

٨☆ چرس اور بھنگ پینے کا کیا حکم ہے کیا اس کا پینا شراب کی طرح حرام ہے؟

٩☆ کسی عذر کی وجہ سے حمل کو ختم کروانے کا کیا حکم ہے؟

١٠☆ ٹیوی (TV) کا کاروبار کرنا کیسا ہے کیا یہ جائز ہے یا نہیں جبکہ آج کل اس کے استعمال میں بے شمار مفاسد ہیں؟

١١☆ کتوں کا کاروبار کرنا کیسا ہے کونسی صورت میں جائز ہے اور کونسی صورت میں جائز نہیں؟

١٢☆ کیا ادارے (مدرسہ) کے متولی کو ادارے کی فنڈ سے اپنے کاروبار کے لئے قرض لینا جائز ہے؟

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ٦/١٨٢٩

سائل: محمد ایوب نیو کراچی
فون نمبر ٠٣٤٨٦٤٨٣٥١٤

00017

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(التبویب ۱۶۷۶/۵۳)

(۱)۔۔۔ دستی گھڑی کا دائیں ہاتھ میں پہننا بلا کراہت جائز ہے

(۲)۔۔۔ حاجت کی بنا پر مرد کے لئے چاندی کی انگوٹھی پہننا شرعاً جائز ہے بشرطیکہ اس کی مقدار ایک مثقال یعنی ۴ء۳۷ گرام سے زائد نہ ہو، نیز انگوٹھی کے وزن میں حلقہ یعنی انگوٹھی کا اعتبار ہے نگینہ کا اعتبار نہیں، لہٰذا اگر صرف انگوٹھی کا وزن ۴ء۳۷ گرام یا اس سے کم ہو اور نگینہ کا وزن زیادہ ہو تو ایسی انگوٹھی پہننا جائز ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٦/ ٣٦١)

(قوله ولا يزيده على مثقال) وقيل لا يبلغ به المثقال ذخيرة. أقول: ويؤيده نص الحديث السابق من قوله - عليه الصلاة والسلام - «ولا تتممه مثقالا»

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٦/ ٣٦٠)

(والعبرة بالحلقة) من الفضة (لا بالفص) فيجوز من حجر وعقيق وياقوت وغيرها وحل مسمار الذهب في حجر الفص

(۳)۔۔۔ سگریٹ کمپنی میں تشہیر کی ملازمت فی نفسہ جائز ہے بشرطیکہ کوئی خلافِ شرع کام (مثلاً خلافِ حقیقت مبالغہ آرائی، دھوکہ دہی اور ناجائز تصویر کشی) کا ارتکاب نہ کیا جائے، البتہ چونکہ سگریٹ مضرِ صحت ہے اس لئے اگر اس کی تشہیر کے بجائے کوئی اور جائز ملازمت ملے تو بہتر ہو گا۔

الدر المختار (۶/ ۴۵۴)

(قوله وصح بيع غير الخمر) أي عنده خلافا لهما في البيع والضمان، لكن الفتوى على قوله في البيع،...... ثم إن البيع وإن صح لكنه يكره كما في الغاية

(۴)۔۔۔ صورتِ مسئولہ میں زید کے لئے اپنا لائسنس کسی دوسرے شخص کو کرایہ پر دینا اور اس سے کرایہ حاصل کرنا جائز نہیں ہے اس سے اجتناب کرنا لازم ہے کیونکہ حکومت جس شخص کو میڈیکل اسٹور کھولنے کا لائسنس جاری کرتی ہے تو قانوناً اس لائسنس سے دوائیاں فروخت کرنے کا اختیار بھی اسی کو ہوتا ہے کسی دوسرے کو اختیار نہیں، اس طرح اپنا لائسنس کسی کو کرایہ پر دینے میں حکومتی قانون کی خلاف ورزی ہے نیز جائز قانون میں حکومت کی اطاعت کرنا شرعاً بھی لازم ہے اور اس کی خلاف ورزی گناہ ہے۔

بدائع الصنائع، دارالكتب العلمية (٧/ ٩٩)

وإذا أمر عليهم يكلفهم طاعة الأمير فيما يأمرهم به، وينهاهم عنه؛ لقول الله - تبارك وتعالى - {يا أيها الذين آمنوا أطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولي الأمر منكم} [النساء: ٥٩] وقال - عليه الصلاة والسلام -: «اسمعوا وأطيعوا، ولو أمر عليكم عبد حبشي أجدع ما حكم فيكم بكتاب الله - تعالى» ولأنه نائب

(جاری ہے۔۔۔)

00018

الإمام، وطاعة الإمام لازمة كذا طاعته؛ لأنها طاعة الإمام، إلا أن يأمرهم بمعصية فلا تجوز طاعتهم إياه فيها؛ لقوله – عليه الصلاة والسلام –: «لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق» ولو أمرهم بشيء لا يدرون أينتفعون به أم لا، فينبغي لهم أن يطيعوه فيه إذا لم يعلموا كونه معصية؛ لأن اتباع الإمام في محل الاجتهاد واجب، كاتباع القضاة في مواضع الاجتهاد والله تعالى – عز شأنه – أعلم.

(۵)۔۔۔ٹیلیفون اور اسکائپ پر براہِ راست نکاح کرنے سے شرعاً نکاح منعقد نہیں ہوتا، کیونکہ اسکائپ کے ذریعہ سنے گئے ایجاب وقبول کے گواہوں کا گواہ بننا یعنی تحمل شہادت کرنا درست نہیں ہے کیونکہ فقہائے احناف کے نزدیک گواہ بننے یعنی تحمل شہادت کے لئے جس چیز کی شہادت دی جارہی ہے اس کو گواہوں کا دیکھنا اور معاینہ کرنا ضروری ہے، اس کے بغیر گواہ بننا درست نہیں، اور اسکائپ پر نکاح کی صورت میں اگرچہ ایجاب وقبول کی آواز سب سن رہے ہوں لیکن چونکہ معاینہ کی شرط مفقود ہے کیونکہ اسکائپ پر ایک دوسرے کو دیکھنا یہ اصل کا مشاہدہ نہیں ہے، اس لئے شرعاً اسکائپ پر نکاح منعقد نہیں ہوگا۔ (ماخذۂ التبویب: ۱۲۸۳/۵۹، ۱۱۴۲/۱۹، ۱۰۲۴/۴۵)

دار الافتاء

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٥/ ٤٦٢)

وشرائط التحمل ثلاثة (العقل الكامل) وقت التحمل، والبصر، ومعاينة المشهود به إلا فيما يثبت بالتسامع

(۶)۔۔۔انسان کا جنات کے ساتھ آپس میں ایک دوسرے سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ دونوں کی جنس الگ الگ ہے جبکہ نکاح درست ہونے کے لئے میاں بیوی دونوں کی جنس کا ایک ہونا ضروری ہے لہٰذا انسان کا جن کے ساتھ نکاح کرنے سے نکاح منعقد نہیں ہوگا۔

الدر المختار (٣/ ٣)

(هو) عند الفقهاء (عقد يفيد ملك المتعة) أي حل استمتاع الرجل من امرأة لم يمنع من نكاحها مانع شرعي فخرج الذكر والخنثى المشكل والوثنية لجواز ذكورته والمحارم والجنية وإنسان الماء لاختلاف الجنس .... وفى حاشية ابن عابدين : في الأشباه عن السراجية: لا تجوز المناكحة بين بني آدم والجن، وإنسان الماء؛ لاختلاف الجنس.

(۷)۔۔۔نکاح کے لئے لڑکی کو دیکھنے کا جو جائز طریقہ ہے اور احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے وہ یہ ہے کہ کسی طرح لڑکا لڑکی کو براہِ راست ایک نظر دیکھے، لہٰذا اس مقصد کے لئے لڑکی کی تصویر لڑکے والے کو دینا اور اس کے گھر والوں کو دکھانا مناسب نہیں ہے کیونکہ تصویر دینے میں لڑکے کے ایک سے زائد بار بلاضرورت دکھنے اور دیگر غیر محارم کے دیکھنے کا بھی احتمال ہے لہٰذا عام حالات میں لڑکے والوں کا تصویر مطالبہ کرنا درست نہیں ہے۔

(جاری ہے۔۔۔)

سنن أبي داود (۲/ ۱۹۰)

عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم- « إذا خطب أحدكم المرأة فإن استطاع أن ينظر إلى ما يدعوه إلى نكاحها فليفعل ». قال فخطبت جارية فكنت أتخبأ لها حتى رأيت منها ما دعانى إلى نكاحها وتزوجها فتزوجتها.

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (۳/ ۸)

(قوله: والنظر إليها قبله) أي، وإن خاف الشهوة كما صرحوا به في الحظر والإباحة وهذا إذا علم أنه يجاب في نكاحها.

(۸)۔۔۔ چرس اور بھنگ پینا ناجائز ہے کیونکہ یہ بھی نشہ آور چیز ہیں اور لوگ اسے نشہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں البتہ انکی حرمت شراب (خمر) کی حرمت سے کمتر ہے اور ان کے پینے والے پر شرعی حد جاری نہیں ہوگی۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٦/ ٤٥٤)

(وصح بيع غير الخمر) مما مر، ومفاده صحة بيع الحشيشة والأفيون. ....وفى حاشية ابن عابدين (قوله وصح بيع غير الخمر) أي عنده خلافا لهما في البيع والضمان، لكن الفتوى على قوله في البيع، وعلى قولهما في الضمان إن قصد المتلف الحسبة وذلك يعرف بالقرائن، وإلا فعلى قوله كما في التتارخانية وغيرها. ثم إن البيع وإن صح لكنه يكره كما في الغاية

(۹)۔۔۔ حمل میں روح پڑ جانے کے بعد حمل کو ساقط کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں ہے اور روح پڑ جانے سے پہلے اگر کوئی شرعی عذر مثلاً بیماری ہو تو حمل کو ساقط کرنے کی گنجائش ہے اور اگر کوئی عذر نہ ہو تو ایسی صورت میں حمل ساقط کرنا مکروہ ہے۔ (التبویب: ۱۶۸۰/۲۲)

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (۳/ ۱۷٦)

(قوله وقالوا إلخ) قال في النهر: بقي هل يباح الإسقاط بعد الحمل؟ نعم يباح ما لم يتخلق منه شيء ولن يكون ذلك إلا بعد مائة وعشرين يوما، وهذا يقتضي أنهم أرادوا بالتخليق نفخ الروح وإلا فهو غلط لأن التخليق يتحقق بالمشاهدة قبل هذه المدة كذا في الفتح،..............ونقل عن الذخيرة لو أرادت الإلقاء قبل مضي زمن ينفخ فيه الروح هل يباح لها ذلك أم لا؟ اختلفوا فيه، وكان الفقيه علي بن موسى يقول: إنه يكره، فإن الماء بعدما وقع في الرحم مآله الحياة فيكون له حكم الحياة كما في بيضة صيد الحرم، ونحوه في الظهيرية قال ابن وهبان: فإباحة الإسقاط محمولة على حالة العذر، أو أنها لا تأثم إثم القتل اهـ. وبما في الذخيرة تبين أنهم ما أرادوا بالتحقيق إلا نفخ الروح،

(جاری ہے۔۔۔)

دار الافتاء

00020

(۱۰) ---ٹیلی ویژن کا غالب استعمال لوگ عام طور پر فواحش، محرمات، منکرات اور حرام کاموں میں کرتے ہیں اور معاشرے میں اس سے بے شمار مفاسد پھیل گئے ہیں اور مزید پھیل جانے کا اندیشہ ہے لہٰذا موجودہ حالات میں ٹیلی ویژن کی خرید وفروخت کا پیشہ اختیار کرنا مناسب نہیں، البتہ چونکہ اس کا جائز استعمال بھی ممکن ہے لہٰذا اسے ایسے شخص کے ہاتھ جو اسے جائز طریقے سے استعمال کرے، فروخت کرنا جائز ہے۔

فقه البيوع(١ /٣٢٥)

واما التلفزيون......... فهوداخل فى القسم الثالث،فبيعه صحيح منعقد.ولكن معظم استعمال التلفزيون فى عصرنا فى برامج لاتخلو من محظور شرعى،وعامةالمشترين يشترونه لهذه الاعراض المحظورة من مشاهدة الافلام والبرامج الممنوعة،وان كان هناك من لايقصد به ذالک .فبما ان استعماله فى مباح ممكن،فلا نحكم بالكراهةالتحريمية فى بيعه مطلقاً،الا اذا تعين بيعه لمحظور.ولكن نظرا الى معظم استعماله لايخلو من كراهة تنزيهية. وعلى هذا،فينبغى ان يتحوط المسلم فى اتخاذ تجارته مهنة له فى الحالة الراهنة.

دار الافتاء

بدائع الصنائع، دارالكتب العلمية (٥/ ١٤٤)

ويجوز بيع آلات الملاهي من البربط، والطبل، والمزمار، والدف، ونحو ذلك عند أبي حنيفة لكنه يكره وعند أبي يوسف، ومحمد: لا ينعقد بيع هذه الأشياء؛ لأنها آلات معدة للتلهي بها موضوعة للفسق، والفساد فلا تكون أموالا فلا يجوز بيعها ولأبي حنيفة - رحمه الله - أنه يمكن الانتفاع بها شرعا من جهة أخرى بأن تجعل ظروفا لأشياء، ونحو ذلك من المصالح فلا تخرج عن كونها أموالا،

(۱۱)---کتے کی خرید وفروخت فی نفسہ جائز ہے بشرطیکہ ضرورت کے لئے ہو جیسے حفاظت یا شکار کے لئے ہو البتہ اس کو باقاعدہ کاروبار نہ بنایا جائے۔

الفتاوى الهندية (٣/ ١١٤)

بيع الكلب المعلم عندنا جائز وكذلك بيع السنور وسباع الوحش والطير جائز عندنا معلما كان أو لم يكن كذا في فتاوى قاضي خان. وبيع الكلب غير المعلم يجوز إذا كان قابلا للتعليم وإلا فلا، وهو الصحيح كذا في جواهر الأخلاطي قال محمد - رحمه الله تعالى -

(۱۲)--- ادارے کے متولی کو ذاتی کاروبار کے لئے ادرے کے فنڈ سے قرض لینا جائز نہیں ہے۔

(جاری ہے---)

00021

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٤/ ٤٥٠)

ليس للمتولي أخذ زيادة على ما قرر له الواقف أصلا ويجب صرف جميع ما يحصل من نماء وعوائد شرعية وعرفية لمصارف الوقف الشرعية،

واللہ اعلم بالصواب

محمد حسن تھائی لینڈی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۰/ ذوالحجہ /۱۴۳۷ھ

۲۲/ستمبر/۲۰۱۶ء

الجواب صحیح

بندہ عبدالرؤف سکھروی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۰/ ذوالحجہ /۱۴۳۷ھ

مفتی دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح

۱۹/۱۲/۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

۱۹/۱۲/۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

۱۴۳۷/۱۲/۲۱ھ

دارالافتاء

00022